بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ماہنامہ جرمنی

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

جلد نمبر ـ14 مدیرـ نعیم احمد نیّر کتابت وڈیزائننگ؛ رشید الدین، شرافت اللہ، ماہ ظہور 1388 ہجری شمسی، بمطابق اگست 2009ء شمارہ نمبر 8

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بابت جلسہ سالانہ

اِس جلسہ میں ایسے حقایق اور معارف کے سُنانے کا شغل رہے گا۔ جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔ اور نیز اُن دوستوں کے لئے خاص دُعائیں اور خاص توجّہ ہوگی۔ اور حتی الوسع بدرگاہِ ارحم الراحمین کوشِش کی جائے گی کہ خُدائے تعالےٰ اپنی طرف اُن کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی اُن میں بخشے۔ اور ایک عارضی فائدہ اِن جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر یک نئے سال جس قدر نئے بھائی اِس جماعت میں داخل ہوں گے۔ وُہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے مُنہ دیکھ لیں گے۔ اور رُوشناسی ہو کر آپس میں رشتۂ تودّد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔ اور جو بھائی اِس عرصہ میں اِس سَرائے فانی سے انتقال کر جائے گا۔ اِس جلسہ میں اُس کے لئے دُعائے مغفرت کی جائے گی۔ اور تمام بھائیوں کو رُوحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور اُن کی خشکی اور اجنبیّت اور نفاق کو درمیان سے اُٹھا دینے کے لئے بدرگاہِ حضرت عزّت جلّشانہٗ کوشِش کی جائے گی۔ اور اِس رُوحانی جلسہ میں اور بھی کئی رُوحانی فوائد اور منافع ہونگے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔ اور کم مقدرت احباب کے لئے مناسب ہوگا کہ پہلے ہی سے اِس جلسہ میں حاضر ہونے کا فکر رکھّیں۔ (آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن جلد 4 ص ۳۵۲)

ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور اُن کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کر دیوے اور اُن کے ہم و غم دور فرما دے اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور اُن کی مُرادات کی راہیں اُن پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ اُن کو اُٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر اُن کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دُعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین۔ (اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۳۴۲)

کیل شہر کے مشہورِ زمانہ میلہ میں جماعت احمدیہ کا اسٹال

خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ امسال بھی جماعت احمدیہ کیل کو اپنی سابقہ روایات کے ساتھ کیل شہر کے مشہور میلے Kielerwoche میں 20 جون سے 28 جون 2009ء تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچانے کے لئے اسٹال لگانے کی توفیق ملی۔ یہ اسٹال ۹۰ کلو میٹر تک سے آئے ہوئے لوکل امارت کیل کے تین حلقوں کے احمدی احباب نے صبح ۱۱ بجے سے شام ۷ بجے تک لگایا۔

اس میلے میں جماعت احمدیہ کے اسٹال لگانے کی تاریخ یہ ہے کہ پہلی مرتبہ 27 سال قبل مکرم لئیق احمد منیر صاحب مربی سلسلہ نے اسٹال لگانے کی اجازت خاکسار (مبشر احمد ظفر بلوچ) کے نام پر لی۔ اس کے بعد سے یہ اسٹینڈ لگا تار لگ رہا ہے۔ ابتدا میں مکرم محمد امجد ناصر صاحب، مکرم خواجہ منیر احمد صاحب (سابق صدران جماعت احمدیہ کیل) اور مکرم شاہد کلیم صاحب کے نام قابل ذکر ہیں۔

یہ میلہ یورپ بھر میں بہت اہمیت کا حامل اور اپنی مثال آپ ہے۔ اس موقعہ پر بادبانی کِشتیوں کی سب سے بڑی دوڑ ہوتی ہے جس میں پوری دنیا سے آئے ہوئے کھلاڑی حصّہ لیتے ہیں۔ شائقین کی تعداد تقریباً ۲۵ لاکھ تک جا پہنچتی ہے۔

مندرجہ ذیل چھ افراد جماعت پر مشتمل کمیٹی کو مکرم چوہدری نورالدین صاحب لوکل امیر نے انتظامات کے لئے مقرر کیا۔

۱۔ خاکسار مبشر احمد ظفر بلوچ، انچارج کمیٹی
۲۔ مکرم سعید احمد خالد صاحب قریشی ھاشمی
۳۔ مکرم ملک نعیم احمد صاحب، سیکرٹری تبلیغ لوکل امارت
۴۔ مکرم چوہدری طارق کمال صاحب
۵۔ مکرم حمید نصر اللہ صاحب
۶۔ مکرم ملک فرید صاحب

اس کے علاوہ جن احباب نے ڈیوٹی دی اور جن بزرگوں نے راہنمائی ومشورہ جات دیئے، اللہ تعالیٰ ان سب کو جزاء دے۔ آمین۔

اسٹینڈ کو مختلف بینروں سے سجایا گیا تھا جو گزرنے والوں کے لئے دلچسپی کا باعث بنتے تھے اور لوگ یہ بینر پڑھ کر کھنچے چلے آتے تھے۔ یہ ایک ایسی گزرگاہ پر تھا کہ ہر ایک کی نظر اس پر ضرور پڑتی تھی۔ معلومات حاصل کرنے والوں میں جرمن کے علاوہ ڈینش، نارویجن، امریکن، تُرک، عرب، ایرانی اور افغانی قومیتوں کے لوگ شامل تھے۔ ان کے زیادہ تر سوالات مندرجہ ذیل تھے۔ اگر سود کا نظام ختم کیا جائے تو اسلام میں آپ کے پاس اس کا کون سا متبادل نظام ہے۔ (مکرم طارق صاحب نے حضورؓ کی کتاب ''اسلام کا اقتصادی نظام'' کے حوالہ سے اس کا تسلی بخش جواب دیا)۔ جنت و دوزخ کے بارہ میں اسلام کا کیا نظریہ ہے۔ عورت کی گواہی اسلام میں آدھی کیوں رکھی گئی ہے۔ قرآن میں خدا تعالیٰ کے ناموں میں پیار کا نام نہیں ہے۔ جو کچھ اسلامی مما لک میں ہو رہا ہے اُس کا اِن آویزاں بینرز سے کوئی تعلق نظر نہیں آتا۔ اسلام میں چار شادیوں کی کیوں اجازت ہے۔ جوان لڑکوں نے یہ سوال بھی کیا کہ اسلام میں شراب کی ممانعت ہے اس لئے ہمارے لئے اس مذہب میں کیا کشش ہو سکتی ہے۔ مختلف چرچ والوں نے قرآن میں بیان کردہ سزاؤں پر تنقید کی۔ جس پر سعید احمد قریشی صاحب نے بائیبل کی تعلیم کا قرآن کی تعلیم سے موازنہ کر کے بتایا۔ چرچ کے ایک فرقہ کی طرف سے اس خواہش کا اظہار کیا گیا کہ کیا ہی اچھا ہوتا اگر آپ کے پاس قرآن کے علاوہ بائیبل بھی ہوتی۔ اس پر ایک دوست نے بائیبل جو وہ اپنے ساتھ لائے تھے دکھائی تو وہ لوگ حیران رہ گئے اور شرمندہ ہو گئے۔ ان تمام سوالات کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔ بہت سے لوگوں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ حضرت عیسیٰؑ کی وفات صلیب پر

باقی صفحہ ۳ پر

ہدایات بابت جلسہ سالانہ

از حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

- یہ جماعتی جلسہ ہے کوئی میلہ نہیں ہے۔
- ایک دوسرے سے ملو تو مسکراتے ہوئے ملو۔
- نیکیوں کی تلقین کرو اور بری باتوں سے روکو۔
- اِدھر اُدھر پھرنے کی بجائے جلسہ کے پروگراموں سے بھرپور فائدہ اُٹھائیں، اس میں بھرپور حصّہ لیں۔
- خواتین بھی، بچے بھی خاموشی سے بیٹھ کر جلسہ سنیں۔
- یہ آپ کا جلسہ سالانہ ہے۔ بغیر کسی عذر کے کوئی غیر حاضر نہ رہے... تین دن حاضر نا ضروری ہے۔
- جو بھی ڈیوٹی دیں پوری محنت اور دیانت داری سے دیں
- یاد رکھیں کہ مہمان سے سختی سے بات نہیں کرنی۔
- جلسہ کے ایام بالخصوص ذکر الٰہی کرتے اور درود پڑھتے ہوئے گزاریں اور التزام کے ساتھ نمازوں کی پابندی کریں
- فضول گفتگو سے اجتناب کریں۔
- تلخ گفتگو سے اجتناب کریں۔
- بعض دفعہ خواتین میں یہ دیکھا گیا ہے کہ عورتیں اکھٹی ہوئیں، باتیں کیں اور بس ختم اور یہ پتہ ہی نہیں ہوتا کہ کیا تقریریں ہوئیں اور کیا کہا گیا، کس قسم کے تربیتی پروگرام تھے۔
- یاد رکھیں صفائی بھی ایمان کا حصّہ ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کا عشق رسول ﷺ

(مبارک احمد تنویر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

قسط نمبر سوئم

حضرت مسیح موعودؑ اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:۔

ہر تار و پود من بساید بعشق او
از خود تہی و از غم آں دلستاں پُرم

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد۳ ص۱۸۵)

ترجمہ:۔ آپ ﷺ کا عشق میرے وجود کے ہر رگ و ریشہ میں سرایت کر چکا ہے اور میں اپنے آپ سے خالی اور اس محبوب کے غم سے پُر ہوں

نیز فرمایا:۔

درِ رہ عشق محمدؐ ایں سر و جانم رود
ایں تمنا ایں دُعا ایں در دلم عزم صمیم

(توضیح مرام روحانی خزائن جلد۳ ص۶۳)

یعنی حضرت محمد ﷺ کے عشق کی راہ میں میرا سر اور جان قربان ہو جائیں یہی میری تمنا ہے اور یہی میری دعا ہے اور یہی میرا پختہ دلی ارادہ ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کی ذات عشق رسولؐ میں بالکل فنا ہو چکی تھی اور اسوۂ رسول کا کامل جلوہ آپؑ کی ذات میں ملتا۔ اپنی ذات اہل وعیال اور عزیز و اقارب کی عزت اور مال پر دشمن نے ہر طرح سے حملہ کیا اور آپؑ نے عشق محمدؐ میں سب کچھ خندہ پیشانی سے برداشت کیا اور اپنے منظوم فارسی کلام میں اس کا ذکر یوں کرتے ہیں؛

''اے محبت عجب آثار نمایاں کردی
زخم و مرہم برہ یار تو یکساں کردی''

یعنی اے محبت تیرے آثار و نشانات کتنے عجیب و غریب ہیں تو نے محبوب کے رستہ میں زخم و مرہم کو ایک جیسا بنا رکھا ہے۔ چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں۔ ''لوگوں کی گالیوں سے ہمارا نفس جوش میں نہیں آتا''

(ملفوظات جلد اول جدید ایڈیشن صفحہ:6)

اور منظوم کلام میں فرمایا۔

''کافر و ملحد و دجال ہمیں کہتے ہیں
نام کیا کیا غم ملت میں رکھایا ہم نے''
''گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے''

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد5 صفحہ:225)

مگر جس طرح جنگ اُحد میں حضرت محمد مصطفی ﷺ نے صحابہؓ کو ہر ہتک آمیز نعرہ پر خاموش رہنے کا حکم دیا اور جب عزت محبوب کا سوال اٹھا اور خدا تعالی کی ذات پر حملہ ہوا تو جوش غیرت سے فرمایا! جواب کیوں نہیں دیتے۔ یہی نظارہ آپ ﷺ کے عاشق صادق کی حیات طیبہ پر نظر ڈالنے سے ملتا ہے۔ ہر ذلت آمیز سلوک پر صبر کا کوہِ وقار نظر آنے والا وجود، ساری عمر ناموس رسالت مصطفی ﷺ کے لئے ننگی تلوار کی طرح لڑتا رہا۔ اور جب سفر واپسی کے اشارے ملے تو ہر مذہب و ملت کو صلح کا پیغام دیا۔ اور اپنے سارے زخم فراموش کر کے دامن رحمت پھیلا دیا۔ مگر ایک شرط رکھی کہ جس جس نے میرے محبوب محمد ﷺ کو برا کہا ہے اس سے ملنے کا سوال ہی نہیں۔ چنانچہ آپؑ اپنی آخری تصنیف ,,پیغام صلح،، میں فرماتے ہیں۔

''جو لوگ ناحق خدا سے بے خوف ہو کر ہمارے بزرگ نبی حضرت محمد مصطفی ﷺ کو برے الفاظ سے یاد کرتے اور آنجناب پر ناپاک تہمتیں لگاتے اور بد زبانی سے باز نہیں آتے ان سے ہم کیونکر صلح کریں۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہم شورہ زمیں کے سانپوں اور بیابانوں کے بھڑیوں سے صلح کر سکتے ہیں۔ لیکن ان لوگوں سے ہم صلح نہیں کر سکتے جو ہمارے پیارے نبی پر جو ہمیں اپنی جان اور ماں باپ سے بھی پیارا ہے ناپاک حملے کرتے ہیں۔ خدا ہمیں اسلام پر موت دے ہم ایسا کام کرنا نہیں چاہتے جس میں ایمان جاتا رہے۔

(پیغام صلح روحانی خزائن جلد۲۳ ص۴۵۸)

پھر ہر اس شخص پر جس کا گزر وادئ عشق سے ہوا ہو یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ ایک سچّے عاشق پر سب سے بڑا قیامت خیز لمحہ وہ لمحہ ہے جس میں اس کے معشوق پر زبان طعن دراز کی جائے اور سب سے بدتر انسان وہ ہوتے ہیں جو اس کے معشوق کے خلاف سب وشتم کرتے ہیں اور ایک سچّا عاشق غیرت کے اظہار سے رُک نہیں سکتا۔

آیئے ذرا اس زاویہء نگاہ سے حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ کے عشق محمد ﷺ کا جائزہ لیں۔

حضرت مرزا سلطان احمد صاحب جو حضرت مسیح موعودؑ کی پہلی بیوی سے سب سے بڑے بیٹے تھے اور حضورؑ کی زندگی میں احمدّیت قبول نہیں کی تھی بلکہ حضرت خلیفۃُ المسیح الثانیؓ کے عہد میں بیعت کی۔ آپ سے ایک دفعہ حضرت مرزا بشیر احمدؓ نے بیعت سے قبل کے زمانہ میں پوچھا کہ حضرت مسیح موعودؑ کے اخلاق و عادات کیسے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ ایک بات میں نے والد صاحب میں خاص طور پر دیکھی ہے وہ یہ کہ آنحضرت ﷺ کے خلاف والد صاحب ذرا سی بات بھی برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ اگر کوئی شخص آنحضرت ﷺ کی شان کے خلاف ذرا سی بات بھی کہتا تھا تو والد صاحب کا چہرہ سرُخ ہو جاتا تھا اور غصّے سے آنکھیں متغیّر ہونے لگتی تھیں اور فوراً ایسی مجلس سے اُٹھ کر چلے جاتے تھے۔ آنحضرت ﷺ سے تو والد صاحب کو عشق تھا ایسا عشق میں نے کسی شخص میں نہیں دیکھا۔ اور مرزا سلطان احمد نے اس بات کو بار بار دہرایا ،،

(سیرت طیّبہ ص۳۴ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ ایم ۔اے)

1893ء میں امرتسر کے مقام پر عیسائیوں سے مباحثہ ہوا جس کا نام جنگ مقدس رکھا گیا۔ ڈاکٹر مارٹن کلارک نے چائے کی دعوت پر آپؑ کو اور آپؑ کے خدام کو بلانا چاہا۔ آپؑ نے محض اس بنا پر صاف انکار کر دیا کہ آنحضرت ﷺ کی تو بے ادبی کرتے ہیں اور نعوذ باللہ آپ ﷺ کو جھوٹا کہتے ہیں اور مجھے چائے کی دعوت دیتے ہیں۔ میں نہیں پسند کرتا۔ ہماری غیرت تقاضا ہی نہیں کرتی کہ ان کے ساتھ مل کر بیٹھیں سوائے اس کے کہ ہم ان کے غلط عقائد کی تردید کریں۔

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ مصنفہ حضرت یعقوب علی عرفانی صفحہ: 272)

اسی طرح کا غیرت رسولؐ کا ایک واقعہ لاہور کے جلسہ وچھوّ والی سے تعلق رکھتا ہے۔ دسمبر ۱۹۰۷ء میں آریہ صاحبان نے لاھور میں ایک جلسہ منعقد کیا جس میں شرکت کے لئے تمام مذاہب کے ماننے والوں کو دعوت دی اس طرح حضرت مسیح موعودؑ سے بھی بااصرار درخواست کی کہ آپ بھی اس بین الادیان جلسہ کے لئے کوئی مضمون تحریر فرمائیں اور وعدہ کیا کہ جلسہ میں کوئی بات خلاف تہذیب اور کسی مذہب کی دل آزاری کا رنگ رکھنے والی نہ ہوگی۔ اس پر حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے ایک ممتاز صحابی حضرت حکیم مولوی نورالدینؓ کو جو بعد میں جماعت احمدیہ کے خلیفہ اوّل ہوئے بہت سے احمدیوں کے ساتھ لاہور روانہ کیا اور ان کے ہاتھ ایک مضمون لکھ کر بھیجا جس میں دینِ محمد کے محاسن بڑی خوبی کے ساتھ اور بڑے دلکش رنگ میں بیان کئے گئے تھے مگر جب آریہ صاحبان کی طرف سے مضمون پڑھنے والے کی باری آئی تو اس نے اپنی قوم کے وعدوں کو بالائے طاق رکھ کر اپنے مضمون میں رسول کریم ﷺ کے خلاف اتنا زہر اگلا اور ایسا گند اچھالا کہ خدا کی پناہ۔

جب اس جلسہ کی اطلاع حضرت مسیح موعودؑ کو پہنچی اور جلسہ میں شرکت کرنے والے احباب قادیان واپس آئے تو آپ حضرت حکیم نورالدینؓ اور دوسرے احمدیوں پر سخت ناراض ہوئے اور بار بار جوش کے ساتھ فرمایا کہ جس مجلس میں ہمارے رسول اللہ ﷺ کو برا بھلا کہا گیا اور گالیاں دی گئیں اور تم خاموش بیٹھے سنتے رہے؟ اور پھر آپ نے بڑے جوش کے ساتھ یہ قرآنی آیت پڑھی کہ اذا سمعتم ایت اللہ یکفر بھا و یستھزأ بھا فلا تقعدوا معھم حتی یخوضوا فی حدیث غیرہ (سورۃ النساء ۱۴۱)

یعنی اے مومنوں۔! جب تم سنو کہ اللہ کی آیات کا انکار کیا جا رہا ہے یا ان سے تمسخر کیا جا رہا ہے تو اُن لوگوں کے پاس نہ بیٹھو یہاں تک کہ وہ اس کے سوا کسی اور بات میں مصروف ہو جائیں۔

(سیرت طیبہ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ ایم۔اے ص ۳۱ تا ۳۳)

باقی آئندہ انشاءاللہ

خلافت کی برکات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعودؓ کے دور خلافت کی برکات کے متعلق ایک واقع بیان کرنا چاہتا ہوں جس سے پتہ لگتا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ خلافت کی برکات سے شفاء الامراض کے سلسلہ میں معجزات دکھاتا چلا جا رہا ہے۔

سید اعجاز احمد صاحب مرحوم سابق انسپکٹر بیت المال جو یہاں جرمنی میں رہے ہیں اور یہیں انکی وفات ہوئی، کے والد محترم سید احمد علی صاحب انبالوی کے بیمار ہونے اور پھر حضرت مصلح موعودؓ کی دعا سے انکے معجزانہ طور پر صحت یاب ہونے کا واقعہ ہے۔

یہ واقعہ انہوں نے مجھے بذات خود بتایا۔

سنہ ۱۹۵۱ء کی بات ہے میں ربوہ میں تھا کہ میرے چھوٹے بھائی نے جڑانوالہ سے مجھے تار دی کہ والد صاحب کی حالت نازک ہے فوراً پہنچو۔ میں نے مغرب کی نماز گھبراہٹ کے عالم میں حضورؓ کی اقتداء میں ادا کی اور نماز کے بعد دعا کے لئے عرض کیا تو فرمایا! اچھا دُعا کروں گا، جب میں اگلی صبح جڑانوالہ پہنچا تو والد صاحب چارپائی پر بیٹھے پان چبا رہے تھے۔ بھائی نے بتایا کہ کل مغرب کے بعد سے حالت معجزانہ طور پر بہتر ہونی شروع ہوگئی ورنہ پہلے تشویشناک حد تک خطرناک تھی۔ میں نے اسے بتایا کہ کل مغرب کے بعد ہی حضورؓ سے دُعا کے لئے عرض کیا گیا تھا۔ اور یہ اسکی برکت ہے۔

(مرسلہ۔ ملک نعیم احمد، بیعت السبوح)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کے بیٹے عزیزم وسیم احمد خالد کو مورخہ ۲۲ اپریل ۲۰۰۹ء کو شادی کے آٹھ سال بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نام ''حزیم احمد'' عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقف نو کی تحریک میں شامل ہے اور مکرم چودھری اللہ بخش صادق صاحب صدر عمومی ربوہ کا نواسہ ،مکرم میاں محمد عبداللہ صاحب صحابی حضرت مسیح موعودؑ کا پڑپوتا ہے۔ احباب جماعت سے نومولود کے نیک، صالح، خادم دین اور نافع النّاس وجود بننے کے لیے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار
حمید احمد خالد
لوکل امیر بینز ہائیم

بلندئ پرواز

(مقصود احمد علوی، جرمنی

قسط چہارم

قسط سوئم کے آخر پر ہم نے پڑھا تھا۔

تقسیمِ کار اور میدانِ عمل کا درست انتخاب:

.....ہم وقت اور کاموں کی نوعیّت کو مندرجہ ذیل تین حصوں میں تقسیم کرسکتے ہیں:

اب آگے پڑھتے ھیں۔

الف: پہلا حصہ: وقت کا یہ حصہ اُن کاموں کو سر انجام دینے میں صرف ہوتا ہے جو ضروری اور فوری نوعیّت کے ہوتے ہیں اور اُنہیں مقررہ وقت میں مکمل کرنا ہوتا ہے۔ مثلاً مختلف اعداد وشمار اکٹھے کرنے، جدول بنانے، رپورٹیں تیار کرنے، تنازعوں کے معاملات کی تحقیقات اور متعلقہ خط وکتابت، فریقین کے ساتھ وقت مقرر کر کے اُن کے بیانات لینے، میٹنگز میں حاضری، فیصلوں کی رپورٹس کی تیاری اور دفتری ریکارڈ کی تکمیل وغیرہ۔

ب: دوسرا حصہ: اس حصہ ٔوقت میں اُن کاموں کو کیا جاتا ہے جو نہایت اہم اور ضروری ہوتے ہیں لیکن فوری نوعیّت کے نہیں ہوتے اور نہ اُنہیں مقررہ وقت میں مکمل کرنے کی پابندی ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر جماعتوں میں تربیتی دورے کرنا، حقوقِ زوجین اور دیگر تربیتی امور کے بارہ میں سیمینارز منعقد کرنا، عہدیداران کو اصلاحِ احوال کے طریق سکھانا، یومِ والدین کے دنوں کا انعقاد اور مقامی سطح پر اجتماعات اور جلسوں کے مواقع پر نظم و ضبط کی پابندی کی تربیت کے پروگرامز وغیرہ۔

ج: تیسرا حصہ: اگر توجہ نہ کی جائے تو اوقات عزیز کا یہ حصہ ایسے بے فائدہ قسم کے کاموں میں صرف ہوسکتا ہے جو نہ تو ضروری ہوتے ہیں اور نہ فوری نوعیّت کے۔ مثلاً غیر ضروری قسم کے اعداد وشمار اکٹھے کرتے رہنا، مقامی سطح سے ایسے کاموں کا مطالبہ کرنا جو اکثریّت کیلئے ناقابلِ عمل ہوں، دورانِ ماہ عملی کارکردگی کی رپورٹ کی بجائے ایسے اعداد وشمار کا مطالبہ جو مقامی عہدیداران گھر بیٹھ کر اندازے سے درج کرنے پر مجبور ہوں اور پھر ایسے اعداوشمار کی بنیاد پر جائزوں کے جدول بناتے رہنا۔ جس شعبہ کا زیادہ تر وقت پہلے اور تیسرے حصہ کے کاموں میں ہی صرف ہوتا ہے یہ اُس کی ناکامی کی بنیادی وجہ ہوتی ہے۔ اِس لئے شعبہ تربیت کے کارکنان کیلئے لازم ہے کہ وہ مسائل اور اُن کے نتائج سے نپٹنے میں اپنے وقت کا اکثر حصہ صرف کرنے کی بجائے اُس جگہ پہنچیں جہاں سے مسائل پیدا ہورہے ہوتے ہیں۔

اوپر درج شدہ دوسرے حصہ کے کاموں کے فوائد کو سمجھنے کیلئے ہم میڈیکل انشورنس کمپنیوں کے تجارتی طریقِ کار سے سبق لے سکتے ہیں۔ وہ ایسے پروگرامز اور سیمینارز منعقد کرتی رہتی ہیں جن میں لوگوں کو صحت مند رہنے کے اصولوں کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ ان پروگرامز میں باقاعدگی سے کی جانے والی ورزش کی اہمیّت اور مناسب اور مفید غذا کی تفاصیل بتائی جاتی ہیں۔ اُنہیں بڑے موثر رنگ میں ترغیب دلائی جاتی ہے کہ لمبی اور فعال زندگی چاہتے ہو تو صحت مند رہنے کیلئے محنت اور کوشش کرو۔ ان سارے پروگرامز کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اُن کے ممبران اپنی صحت کا خیال رکھیں اور کم بیمار پڑیں۔ جب وہ کم بیمار ہوں گے تو کمپنی کو ڈاکٹروں کی فیس اور علاج معالجے کے اخراجات بھی کم ادا کرنے پڑیں گے۔

پس کامیابی اور بہتر نتائج کے حصول کیلئے دوسرے حصہ کے کاموں کو زیادہ وقت دینا ضروری ہے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ مسائل پیدا ہونے کم ہو جائیں گے اور وقت کے پہلے حصہ کا کام بھی سکڑنے لگے گا۔ کیونکہ جب مسائل کم پیدا ہونگے تو کم ہی کو نپٹانا پڑے گا اور متعلقہ کام بھی کم کرنے پڑیں گے۔ جہاں تک تیسرے حصہ کے کاموں کا تعلق ہے تو غور فکر کے بعد ایسے کام فوری طور پر بند کردینے چاہئے کیونکہ یہ صرف وقت، مال اور طاقتوں کا ضائع کرنا ہے۔ اس کی جگہ قابلِ عمل کارکردگیوں کے عملی انعقاد کی طرف توجہ دینی چاہئے۔

۳۔ افراد کی چار اقسام: مختلف شعبہ جات کی کارکردگی کے حوالہ سے افراد کی درجِ ذیل چار اقسام ہوتی ہیں:

☆۔ قائدانہ صلاحیّت کے مالک افراد جو دوسروں کو ساتھ لے کر چلتے ہیں۔

☆۔ عہدیداران سے بھرپور تعاون اور اُن کی مدد کرنے والے افراد۔

☆۔ نظامِ جماعت کی اطاعت اور قربانی کا جذبہ رکھنے والے لیکن سست اور کم فعّال افراد۔

☆۔ منفی رویّہ اور عدم تعاون کے حامل افراد۔

افراد کی یہ تقسیم ہماری اس طرف رہنمائی کرتی ہے کہ ہمیں اصلاحی کوششوں کیلئے کن افراد پر محنت کرنی ہے۔ دیکھا گیا ہے کہ اگر مقامی سطح پر کسی اصلاحی پروگرام کا انعقاد کیا جاتا ہے تو اُس میں عام طور پر پہلی دو قسموں کے افراد زیادہ شامل ہوتے ہیں۔ یہ پروگرامز اِن پہلے سے فعّال افراد کو یہ فائدہ تو دیتے ہیں کہ وہ اپنی تربیت کا مسلسل خیال رکھیں اور سست نہ پڑ جائیں لیکن کم فعّال افراد ان پروگرامز کے فوائد سے محروم رہ جاتے ہیں۔ لہٰذا زیادہ توجہ کے مستحق تیسری قسم کے افراد ہیں جن کی اصلاحِ احوال کیلئے محنت کی ضرورت ہوتی ہے۔ مقامی سطح پر تربیت کا میدانِ عمل اصل میں یہی طبقہ ہے۔ اب یہ متعلقہ شعبہ کا کام ہے کہ اپنے اصلاحی کاموں کی اس طور سے منصوبہ بندی کرے کہ ان افراد تک رسائی ہو سکے۔ چوتھی قسم کے افراد کو اپنی تمام تر کوششوں کا ہدف سمجھ لینا درست نہیں۔ ایسا کرنا بسا اوقات مزید مسائل کو دعوت دینے والی بات ہوگی۔ یہ سعیٔ لاحاصل ''تربیتِ نااہل راچوں گِردگاں برگنبد است'' والی بات ہوگی۔ یعنی نااہل کی تربیت کی کوشش ایسے ہی ہے جیسے کوئی اخروٹ کو گنبد پر ٹکانے کیلئے پھینکے۔ ایسے لوگوں کو بعض اوقات کسی حد تک اُن کے حال پر چھوڑ دینا چاہئے۔ دیکھا گیا ہے کہ پھر مکافاتِ عمل ایسے لوگوں کی اصلاح کا باعث بن جاتا ہے۔

باقی آئندہ

منصب خلافت

خلاصہ تقاریر بر موقعہ جلسہ سالانہ جرمنی 2008ء

خلافت کی حقیقت بیان کرتے ہوئے مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح ارشاد ربوہ نے حضرت مسیح موعودؑ کا اقتباس پیش فرمایا کہ خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں اور رسول کا جانشین حقیقی معنوں میں وہی ہوسکتا ہے جو ظلی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو۔

حضرت شاہ اسماعیلؒ شہید نے امامت کی بابت فرمایا ہے ''امامت ظلی رسالت ہے، بنا اسکی اظہار پر ہے نہ کہ اخفاء پر''۔

حضرت مصلح موعودؓ منصب خلافت کے بارہ میں فرماتے ہیں ''حقیقت یہ ہے کہ مذہب تو انبیاء کے ذریعہ قائم ہوتا ہے۔ پھر خلفاء دین کی تشریح اور وضاحت کرتے ہیں'' پھر فرمایا ''جب کسی کو خدا خلیفہ بناتا ہے تو اسے اپنی صفات بخشتا ہے''۔

ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ خلیفہ اللہ تعالیٰ ہی بناتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ، منصب خلافت پر فرماتے ہیں ''اللہ تعالیٰ ایک کمزور بندے کو چنتا ہے.....پھر وہ اس بندہ پر اپنی عظمت اور جلال کا ایک جلوہ کرتا ہے....وہ بندہ خدا کی قدرتوں میں چھپ جاتا ہے۔ تب اللہ تعالیٰ اسے اُٹھا کر اپنی گود میں بٹھا لیتا ہے اور مخالفوں کو للکارتا ہے ''مجھ سے لڑو اگر تمھیں لڑنے کی تاب ہے'' اس طرح خدا تعالیٰ یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ انتخاب خلافت کے وقت اسی کی منشاء پوری ہوتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں ''خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں بلکہ خدا کا کام ہے۔ آدم کو خلیفہ بنایا کس نے؟ اللہ نے۔ خلافتِ آدم پر فرشتوں نے اعتراض کیا، آخر انہیں آدم کے لئے سجدہ کرنا پڑا۔

محترم شاہ صاحب نے منصب خلافت کی اہمیت کو حدیث رسول ﷺ کی روشنی میں بیان فرمایا کہ اگر ایک خلیفہ کی موجودگی میں دوسرے خلیفہ کی بیعت کی جا رہی ہو تو (فَاقْتُلُوا الآخرَ مِنْهُمَا) دوسرے خلیفہ سے قطع تعلق کرلو پس قیامت تک خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے منصب پر ایک وقت میں ایک ہی خلیفہ فائز رہے گا۔

آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ارشاد کے حوالہ سے بتایا کہ خلافت کی شان یہ ہے کہ خلیفہ کبھی معزول نہیں ہوسکتا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے احمدیہ بلڈنگ لاہور میں دوٹوک الفاظ میں متنبہ کیا ''تم خلافت کا نام نہ لو، مجھے خدا نے خلیفہ بنا دیا ہے اور اب نہ تمھارے کہنے سے معزول ہوسکتا ہوں اور نہ اب کسی میں طاقت ہے کہ معزول کرے۔

محترم شاہ صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کی تصنیف تفسیر کبیر کے حوالہ سے بتایا کہ خلافت کے ذریعہ سے الٰہی نور نبوت کو لمبا کیا جاتا ہے۔ پس خلافت وہ ریفلیکٹر Reflecter ہے جو اس نور کو دور تک پھیلا دیتا ہے۔ سب سے بڑھ کر مقرب الٰہی خلیفہ کی ذات ہوتی ہے۔ مقربین کے بارے میں حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے ''اسکی بڑی علامت یہ ہے کہ صفات الٰہی اس میں پیدا ہو جاتی ہیں....اسکی زبان ہر وقت خدا کی زبان ہوتی ہے اور اس کا ہاتھ خدا کا ہاتھ ہوتا ہے...ان کے بدن میں ایک برکت دی جاتی ہے جسکی وجہ سے ان کا پہنا ہوا کپڑا بھی متبرک ہوجاتا ہے....ان کے مکان میں بھی برکت رکھ دیتا ہے، وہ مکان بلاؤں سے محفوظ رہتا ہے...اس طرح اس خاک کو بھی برکت دی جاتی ہے جس پر ان کا قدم پڑتا ہے...ان کی رضا اور غضب خدا کی رضا اور غضب ہوتا ہے۔

خدائے قدیر کی خلافت کے لیئے تائید ونصرت کے تحت حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے بعد آنے والے خلفاء کو بشارت دیتے ہوئے فرمایا ''ایسے شخص کو جس کو خدا تعالیٰ خلیفہ ثالث بنائے ابھی سے بشارت دیتا ہوں

باقی صفحہ ۴

بقیہ۔ کیل میں اسٹال

نہیں ہوئی اور وہ زندہ آسمان پر موجود نہیں ہیں۔ جماعت کا سلوگن ''محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں'' خاص طور پر لوگوں کی دلچسپی کا باعث بنا رہا۔ 800 کی تعداد میں لٹریچر جرمن زبان میں اور اس کے علاوہ وافر مقدار میں دوسری زبانوں میں بھی تقسیم کیا گیا۔ کیونکہ اسٹال پر کتب فروخت کرنے کی اجازت نہ تھی اس لئے قیمتی کتب جیسے قرآن شریف، اسلامی اصول کی فلاسفی، ایک مردِ خدا بھی تحفتہً دی گئیں۔

(رپورٹ۔ سعید احمد خالد قریشی ھاشمی سیکرٹری تبلیغ مجلس انصار اللہ حلقہ ہوزوم و مبشر احمد ظفر بلوچ سیکرٹری تبلیغ حلقہ کیل)

Vol. 14 Monthly Akhbar-e-Ahmadiyya Germany Issue 8
National Shoba Tasneef, Ahmadiyya Muslim Jamaat, Genfer Str.11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652, Fax:069-50688666, Email: akhbar3@yahoo.com

نورِ خلافت

مقصود الحق۔ لندن

اے میرے دوستو
ہاتھ رکھ کے ذرا اپنے دل پہ کہو
آج کے عہد میں
سیم وزر کی ہوس میں بھٹکتے ہوئے
شہرِ بے درد میں
میکدہ ہے، نہ ساقی، نہ جام سبو
بندگی کا سلیقہ، نہ طرز وضو
ذہین کی روشنی
روح کی تازگی
اک سکوتِ شب تار میں کھوگئی
شب گزیدوں سے منہ موڑ کے سوگئی
سینے بے نور ظلمت کدہ ہوگئے
سارے افکار دیمک زدہ ہوگئے
عہدِ حاضر کے سب شاعر و فلسفی
سارے فنکار، سارے ادیب وفقیہہ
ایسے مایوس ہیں جیسے شامِ الم
اور اسپر گراں ہے یہ طُورِ ستم
کہ نا آئیگا کوئی مسیحائے غم
در کھلے گا، نہ جھانکے کوئی بام سے
سنگِ دُشنام بہتر ہے الہام سے
اے مرے عہد کے
عالمو! واعظو!
کیوں جہالت کی سر پہ ردا اوڑھ کے
اپنا رشتہ خرافات سے جوڑ کے
تم اندھے سفر کے مسافر بنے
کھوگئیں منزلیں، گم گئے راستے
سارا احساسِ سود وزیاں مٹ گیا
موج در موج تھی رُودِ جُوئے طلب
تم نے ہاتھوں میں کشکول تھامے ہوئے
اپنے ایمان وغیرت کے سودے کیئے
بے ضمیری کی چاندی چمکتی رہی
تم نے شاہوں کی چوکھٹ پہ سجدے کیئے
وحئِ حق کو نظامِ کُہن کہہ دیا
اور جمہوریت کے قصیدے پڑھے
تم نے نور خلافت کو ٹھکرا دیا
جسمیں قوسِ قزاح کے سبھی رنگ تھے

بولو، دانشورو! عالمو! واعظو!
آج کیوں تم کھڑے ہو کڑی دھوپ میں
کوئی سایہ، نہ ہے کوئی سایہ فگن
شامِ غم کے اندھیرے ہیں دیوار پر
حیف! لیکن تمہیں
پھر بھی اصرار ہے اپنے انکار پر
تم تعصب کی چلمن اٹھا کر ذرا
اسطرف بھی نظر ڈال کر دیکھ لو
ہر قدم لاجزم
اُسکا لطف وکرم
ہم پہ ہے دم بدم
اُسکی جُو دسخا
اُسکی پیہم عطا
یوں برستی ہے ہم پہ گھٹا در گھٹا
اُسکے اثمار سے
رُت کے سنگھار سے
گُل کی مہکار سے
اس شجر کی کوئی ڈال خالی نہیں
اس سے قامت میں کوئی بھی عالی نہیں
ایک نعمت مگر
ایک زادِ سفر
پر ہے سب سے دِگر
ایک فضلِ خدا
ایک اُسکی عطا
پر ہے سب سے جدا
جو کہ کمیاب ہے
جو کہ نایاب ہے
جو کہ نایاب ہے
باغِ جنت کا کُھلتا ہوا باب ہے
اے میرے دوستو
اے میرے ساتھیو
ہاتھ رکھ کے ذرا اپنے دل پہ کہو
آج کے عہد میں
سیم زر کی ہوس میں بھٹکتے ہوئے
شہر بے درد میں
کیا خلافت سے بڑھ کے ہے نعمت کوئی

بقیہ خلاصہ تقاریر جلسہ 2008

کہ اگر دنیا کی حکومتیں بھی اس سے ٹکرلیں گی تو وہ ریزہ ریزہ ہوجائیں گی۔ یہی بشارت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے بھی اپنے بعد آنے والے خلفاء کو دیتے ہوئے فرمایا تھا ''میں آئندہ آنے والے خلفاء کو خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تم بھی حوصلہ رکھنا ....دنیا کی کسی طاقت سے خوف نہیں کھانا۔ وہ خدا جو ادنیٰ مخالفتوں کو مٹانے والا خدا ہے وہ آئندہ آنے والی زیادہ قوی مخالفتوں کو بھی چکنا چور کر کے رکھ دے گا اور دنیا سے ان کے نشان مٹادے گا۔

رسول کی نیابت میں خدا تعالیٰ اُن کے خلفاء کو بھی بعد میں آنے والے واقعات کی خبریں عطا کرتا ہے۔ مسجد اقصیٰ قادیان میں جنوری 1938ء کو لاؤڈ سپیکر لگا تو حضرت مصلح موعودؓ نے خطبہ میں فرمایا ''اب وہ دن دور نہیں کہ ایک شخص اپنی جگہ پر بیٹھا ہوا ساری دنیا میں درس و تدریس پر قادر ہو سکے گا۔'' آج پوری دنیا گواہ ہے کہ MTA کی شکل میں اپنے امام کی آواز ایک ہی وقت میں سن رہی ہوتی ہے۔

منصب خلافت کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے محترم شاہ صاحب نے بتایا کہ نظام خلافت میں ہر خلیفہ نبی کا خلیفہ ہوتا ہے۔ اپنے سے پہلے خلیفہ کا خلیفہ نہیں ہوتا۔ اسی لئے جماعت احمدیہ میں ہر خلیفہ کو ''خلیفۃ المسیح'' کہا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ جس وجود سے جو کام لینا چاہتا ہے اسے منصب خلافت پر فائز کر کے وہ کام مکمل کرواتا ہے۔ خلافت علیٰ منہاج نبوت وہ خلافت ہے جس کی صداقت کو نبوت کے معیارِ صداقت پر پرکھا جاسکے۔ شانِ خلافت یہ ہے کہ ہمیشہ نبوت کے بعد ہی اس کا قیام ہوا ہے۔ نبوت کے بغیر خلافت نہیں۔ خلافت کے وہی آداب ہوں گے جو نبوت کے بیان ہوئے ہیں۔

منصب خلافت کی اہمیت کے پیش نظر محترم شاہ صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کے درس القرآن سے جماعت کے لئے ایک انتباہ بھی سنایا۔ '' خوب یاد رکھو تمہاری ترقیات خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اور جس دن تم نے اس کو نہ سمجھا اور قائم نہ رکھا وہی دن تمہاری ہلاکت اور تباہی کا دن ہوگا۔ لیکن اگر تم اس حقیقت کو سمجھتے رہو گے اور قائم رکھو گے تو پھر اگر ساری دنیا مل کر بھی ہلاک کرنا چاہے گی تو تمھارے مقابلے میں نامراد رہے گی۔ .. مشکلات آئیں گی مگر جماعت کبھی تباہ نہ ہوگی۔

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی جماعت کو متنبہ فرمایا ہے ''اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ جماعت میں نظام خلافت قائم ہے۔ ایک مضبوط کڑا آپ کے ہاتھ میں ہے۔ یاد رکھیں یہ کڑا ٹوٹنے والا نہیں لیکن اگر آپ نے اپنے ہاتھ ڈھیلے کیئے تو پھر آپ کے ٹوٹنے کے امکان پیدا ہو سکتے ہیں.....پس نظام جماعت سے ہمیشہ چمٹے رہو۔

خبریں

موبائل فون

2010ء سے موبائل فون کے لیئے ایک ہی قسم کا ''چارجر'' استعمال میں آئے گا۔ یورپین یونین کے دباؤ پر ہینڈی فون بنانے والی کمپنیاں اس بات پر راضی ہوگئی ہیں کہ آئندہ سال سے یورپ بھر میں ایک ہی طرح کا چارجر بنائیں گی۔ لیکن یہ صرف ان موبائل فون کے لیئے قابل استعمال ہوگا جن میں USB کنکشن ہوگا۔ اسی کے ذریعہ موبائل فون چارج ہوگا۔ پرانے طرز کے موبائل فون اسے استعمال نہ کرسکیں گے۔

پولوس کی قبر

پولوس کی قبر جو روم اٹلی کے بڑے گرجہ گھر ''سینٹ پاؤل'' میں واقع ہے، سے آثار ملے ہیں کہ اس میں موجود ہڈیاں حضرت عیسیٰؑ کے بعد کی یا اس سے دوسری صدی کی ہیں۔ یہ خبر بذات خود پوپ بینیڈکٹ نے بتائی ہے۔ پولوس کے تابوت میں ایک بہت ہی باریک سوراخ کیا گیا تھا اور ایک آلے کی مدد سے ہڈیوں، اونی کپڑے، خوشبودار لکڑی کے آثار ملے ہیں۔ اب اس تابوت کو کھولنے کا پروگرام بنایا گیا ہے اور کوشش کی جائے گی بہت احتیاط اور توجہ سے مزید تحقیق کی جائے۔ یاد رہے کہ یورپ میں عیسائیت کی ابتداء پولوس کے ذریعہ سے ہوئی اور بعض ذرائع کے مطابق موجودہ بائیبل بھی انہیں کی کاوشوں سے وجود میں آئی۔ پولوس کو 65ء میں روم میں موت کی سزا دی گئی تھی

جرمنی میں غیر ملکی طلبا

حال میں ایک ریسرچ کے ذریعہ منظر عام پر آنے والی معلومات کے مطابق امریکہ اور برطانیہ کے بعد جرمنی میں غیر ملکی طلبا کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ جرمنی میں ہر آٹھواں طالب علم غیر ملکی ہے۔

مچھلی سے دماغی قوت میں اضافہ

ایک نئی سائنسی تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ ہفتہ میں کم از کم ایک مرتبہ مچھلی کھانے سے عمر کے ساتھ ساتھ دماغی قوت میں آنے والی کمی میں بہتری پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ بہتری ۱۰ فیصد سالانہ تک ہوسکتی ہے۔

اس تحقیق کے لئے شگاگو یونیورسٹی نے ۶۵ اور اس سے زائد عمر والے ۴۰۰۰ کے قریب افراد پر تجربہ کیا۔ انہیں ایک کہانی سنائی گئی پھر اس کہانی کے حوالے سے کئی سوالات پوچھے گئے اور یہ عمل چھ سال تک جاری رہا۔ اس تحقیق سے یہ بات بھی سامنے آئی کہ ذہنی قوت میں اضافہ کا باعث اومیگہ ۳ فیٹی ایسڈ نہ تھا جیسا کہ پہلے سمجھا جاتا تھا بلکہ مچھلی میں پائے جانے والے دوسرے اجزا دماغی قوت کو بحال رکھنے میں میں مدد کرتے ہیں۔